حدیث وحی ہے

www.KitaboSunnat.com

پروفیسر مولانا محمد رفیق چودھری

۲
ب-ح

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

حدیث وحی ہے

پروفیسر مولانا محمد رفیق چودھری

www.kitabosunnat.com

مکتبہ قرآنیات ○ لاہور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نام کتاب	:	حدیث وحی ہے
مرتب	:	پروفیسر مولانا محمد رفیق چودھری
طابع	:	حافظ تقی الدین احمد
ناشر	:	مکتبہ قرآنیات' یوسف مارکیٹ' غزنی سٹریٹ' اردو بازار' لاہور
سال اشاعت	:	2003ء
مطبع	:	
قیمت	:	-/30 روپے

☆☆☆☆☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

O

وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ج

(الحشر آیت 7)

(اور جو کچھ رسول ؐ تمہیں دے وہ لے لو اور جس چیز سے

روکے رُک جاؤ۔)

O

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

O

حدیث نبوی

اَلَاۤ اِنِّیۡ اُوۡتِیۡتُ الۡقُرۡاٰنَ وَ مِثۡلَهٗ مَعَهٗ.

(سنو! مجھے قرآن دیا گیا ہے اور اُس کے ساتھ اُس جیسی اور چیز بھی دی گئی ہے۔)

(ابو داؤد۔ دارمی۔ ابن ماجہ عن مقدام بن معدی کربؓ)

O

المکتبۃ الربانیۃ
۹۹۔ جے ماڈل ٹاؤن۔ لاہور
نمبر .....25831.....

www.KitaboSunnat.com

فہرست عنوانات

صفحہ	
9	دیباچہ
11	باب اوّل: عمومی دلائل
11	(1) پہلی وحی کی دلیل
15	(2) موسیٰ علیہ السلام کے واقعے سے دلیل
17	(3) کیا وحی کی صرف ایک ہی صورت ہے؟
19	(4) قرآن مجید کی ترتیب کا معاملہ
21	باب دوم: قرآنی دلائل
21	(1) تحویل قبلہ
22	(2) نبی ﷺ کو علیم وخبیر نے بتایا
23	(3) غزوۂ بدر کا واقعہ
23	(4) درخت کاٹنے کا واقعہ
24	(5) حضرت زید بن حارثہؓ کا واقعہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(6) مسلمانوں کی فریاد کا جواب 25

باب سوم: احادیث صحیحہ سے دلائل 26

(1) لفظ ''وحی'' کے لحاظ سے دو احادیث 26

تواضع اور فخر کے بارے میں وحی 26

علم حاصل کرنے کے بارے میں وحی 27

(2) جبرئیل علیہ السلام کے حوالے سے چھ حدیثیں 28

ہمسائے کے بارے میں جبرئیلؑ کی تاکید 28

جبرئیلؑ کا کہنا 29

جبرئیلؑ کا آنا 29

ایک آنے والا (جبرئیلؑ) آیا 30

جبرئیلؑ تشریف لائے 31

جبرئیلؑ کی آمد 32

(3) اُمِرْتُ (مجھے حکم دیا گیا) کے حوالے سے ایک حدیث 34

(4) سترہ (17) احادیث قدسیہ سے وحی کا ثبوت 36

(1) اللہ سے محبت اور اس کا اثر 36

(2) اللہ تعالیٰ سے حسن ظن رکھنا 37

(3) اعمال نامہ لکھنے والے فرشتے 38

(4) امت مسلمہ کے اعمال کا اجر و ثواب 39

(5) جنت اور دوزخ کا مباحثہ 41

(6) شفاعت نبوی 42

(7) سورۂ فاتحہ کی اہمیت 45

(8) اللہ کا قرب حاصل کرنے کا بڑا ذریعہ 46

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(9)ذکر الٰہی کی فضیلت	48
(10)قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تین قسم کے اشخاص کا مخالف ہوگا	50
(11)اللہ فرمائے گا میں بیمار ہوا تو نے میری عیادت نہ کی	51
(12)اللہ کی خاطر باہم محبت کرنے والوں کا اجر	53
(13)زمانے کو برا نہ کہو	53
(14)خودکشی کا انجام دوزخ	54
(15)مصیبت پر صبر کا اجر	55
(16)حرام اور مکروہ اُمور	56
(17)اللہ کی پسند اور ناپسند	56
(5) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک اہم فیصلہ	58
خلاصہ کلام	62
ماخذ و مصادر(Bibliography)	63

☆☆☆☆☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیباچہ

گفتۂ او گفتۂ اللہ بود
گرچہ از حلقومِ عبد اللہ بود(1)

اُمت مسلمہ کا اس بات پر ہمیشہ اتفاق اور اجماع رہا ہے کہ قرآن مجید کے علاوہ حدیث وسنت بھی وحی کا درجہ رکھتی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن کے علاوہ بھی وحی نازل ہوتی تھی۔

لیکن ماضی کے خوارج اور کچھ معتزلہ کی طرح بعض جدید دور کے گمراہ لوگوں نے بھی حدیث وسنت کے وحی ہونے کا انکار کیا ہے اور ایک غلط اور گمراہ کن موقف اختیار کیا ہے کہ حضورؐ پر قرآن کے علاوہ اور کوئی وحی نازل نہیں ہوتی تھی۔

میں نے اس مختصر کتاب میں عمومی عقلی اور قرآنی دلائل کے ساتھ ساتھ احادیث صحیحہ سے ایسے تفصیلی دلائل فراہم کر دیے ہیں جن سے یہ حقیقت بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ قرآن مجید کے علاوہ حدیث وسنت بھی وحی ہے اور حضورؐ پر قرآن کے علاوہ بھی وحی کا نزول ہوتا تھا۔ فرق صرف یہ ہے کہ پہلی وحی کو وحی متلو اور دوسری کو وحی غیر متلو کہا جاتا ہے لیکن پوری اُمت کے لیے دونوں قسم کی وحیوں کی اطاعت اور پیروی لازمی

---

(1) اُس کی بات اللہ کی بات ہے اگرچہ اللہ کے بندے کے گلے اور زبان سے نکلی ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی اطاعت کے ساتھ ساتھ اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرنے کا حکم بھی دیا ہے۔

پھر جہاں تک وحی متلو کا تعلق ہے تو وہ اُمت کے تواتر سے ثابت ہے اور اپنی دلیل آپ ہے۔ ع

آفتاب آمد دلیل آفتاب

اور جہاں تک وحی غیر متلو کا معاملہ ہے تو اس کا اِثبات محدثین عظام اور فقہاء کرام کے مسلمہ اصولِ حدیث سے آسانی کے ساتھ ہو جاتا ہے۔ البتہ بعض اوقات حضورؐ نے جو کام شخصی حیثیت سے کیے وہ آپؐ کے پیغمبرانہ کاموں سے الگ ہیں اور اُن کی پیروی ضروری نہیں۔ جیسے کھجوروں کے درختوں کو پیوند لگانے کا معاملہ ہے یا جیسے جنگ بدر سے پہلے کیمپ لگانے کا واقعہ ہے۔

لیکن اُن تمام کاموں میں پیروی ضروری ہے جو کام آپؐ نے ایک نبی یا رسول کی حیثیت سے سرانجام دیے لیکن شخصی اور پیغمبرانہ حیثیت کا یہ فرق یا تو حضورؐ کی اپنی صراحت سے واضح ہو گا یا پھر علمائے اسلام مسلمہ اصول دین کی روشنی میں اُن کا تعین کر سکتے ہیں۔

والسلام

محمد رفیق چودھری

لاہور

19 جنوری 2003ء

بمطابق 15 ذی قعد 1423 ھجری

☆☆☆☆☆

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب اوّل

عمومی دلائل

(1) پہلی وحی کی دلیل

تمام اہل اسلام کا اِس پر اتفاق اور اجماع ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو چالیس سال کی عمر میں نبوت عطا کی گئی جب جبرئیلؑ فرشتے کے ذریعے آپؐ پر قرآن مجید نازل ہونا شروع ہوا اور سب سے پہلی وحی درج ذیل پانچ آیات پر مشتمل تھی۔

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِىْ خَلَقَ o خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ o
اِقْرَاْ وَ رَبُّكَ الْاَكْرَمُ o الَّذِىْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ o عَلَّمَ الْاِنْسَانَ
مَالَمْ يَعْلَمْ o

(سورۃ العلق آیات 1 تا 5)

(آپؐ پڑھیں اپنے رب کا نام لے کر جس نے سب کو پیدا کیا۔ جس نے انسان کو جمے ہوئے خون سے بنایا۔ آپؐ قرآن پڑھیں اور یقین رکھیں کہ آپؐ کا رب بڑا کریم ہے۔ اُس نے قلم کے ذریعے علم سکھایا اور انسان کو وہ علم دیا جو وہ نہیں جانتا تھا۔)

اب سوال یہ ہے کہ مذکورہ بالا آیات کے مضامین پر مبنی اس پہلی وحی سے حضورؐ کو یہ کیسے علم ہوگیا کہ:

1۔ آپؐ کو نبوت کے منصب پر فائز کر دیا گیا ہے۔

2۔ یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور وحی ہے۔

3۔ یہ وحی لانے والا جبرئیل (علیہ السلام) نامی فرشتہ ہے جسے اللہ تعالیٰ کی طرف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے پیغام دے کر بھیجا گیا ہے۔

ظاہر ہے کہ اِن سب چیزوں کے بارے میں حضورؐ کو قرآن کے علاوہ کسی اور وحی کے ذریعے آگاہ کیا گیا تھا جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضورؐ پر قرآن کے علاوہ بھی وحی آتی تھی۔

کوئی کہہ سکتا ہے کہ وہ سورۃ العلق کی ان ابتدائی آیات کو قرآن مجید کی پہلی وحی نہیں مانتا تو پھر وہ صحیح دلائل سے ثابت کرے کہ قرآن مجید کی پہلی وحی دراصل کون سی ہے اور کیا اس میں مذکورہ بالا تینوں اُمور واضح کر دیے گئے تھے۔

حقیقت یہ ہے کہ صحیح روایات کے مطابق قرآن مجید کی دوسری' تیسری اور چوتھی وحی میں بھی وہ تینوں اُمور واضح نہیں ہوتے جن کا اُوپر ذکر کیا گیا ہے۔

بلکہ قرآن مجید کی کسی آیت سے تو یہ بھی ثابت نہیں کیا جا سکتا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کب نبی بنایا گیا۔ کب آپؐ پر وحی آنی شروع ہوئی اور کب آپؐ پر ایمان لانا اور آپؐ کی اطاعت کرنا دوسرے لوگوں کے لیے لازم ہو گیا۔

قرآن مجید میں یہ بات کہیں مذکور نہیں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن کے علاوہ اور وحی نازل نہیں ہوتی تھی۔ پھر اگر ہمیں حدیث یا کسی اور معتبر ذریعے سے یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ حضورؐ پر قرآن کے علاوہ بھی وحی آتی تھی تو اس سے انکار کرنے کی آخر کیا وجہ ہو سکتی ہے؟ کیا اس عقیدے سے قرآن کی خلاف ورزی ہوتی ہے اور اسے خلاف قرآن کہہ کر رد کیا جا سکتا ہے؟ کیونکہ جو چیز قرآن کے علاوہ ہے یہ لازمی نہیں کہ وہ قرآن کے خلاف ہو۔ آخر صحیح احادیث بھی تو قرآن کے علاوہ ہیں لیکن کیا ہم تمام صحیح احادیث کو صرف اس لیے قرآن کے خلاف قرار دے دیں گے کہ وہ قرآن کے علاوہ ہیں اور کیا ہمارا ایسا کرنا گمراہی نہ ہوگا؟

دراصل وحی غیر متلو پر ایمان لانا رسولوں اور نبیوں پر ایمان لانے کے لیے ضروری ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں صرف کتاب' قرآن یا وحی متلو کی پیروی کرنے کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حکم نہیں دیا ہے بلکہ رسول اور نبی کی شخصیت کی پیروی کا بھی بار بار حکم دیا ہے جیسا کہ درج ذیل آیات سے واضح ہوتا ہے۔

1. یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ o

(محمدؐ آیت 33)

(اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسولؐ کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال ضائع نہ کرو۔)

2. مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ.

(النساء آیت 80)

(جس نے رسولؐ کی اطاعت کی تو اُس نے اللہ کی اطاعت کی۔)

3. وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِیُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ.

(النساء آیت 64)

(اور ہم نے جو رسول بھی بھیجا' اس لیے بھیجا کہ اللہ کے حکم سے اُس کی اطاعت کی جائے۔)

4. وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِیْنًا o

(الاحزاب آیت 36)

(اور جو اللہ اور اُس کے رسولؐ کی نافرمانی کرے گا وہ کھلی گمراہی میں پڑ جائے گا۔)

اور معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو ایسی باتوں کا حکم بھی دیتے تھے یا اُن سے منع کرتے تھے جو قرآن میں مذکور نہیں ہیں۔ مثال کے طور پر

1۔ حضورؐ نے مردوں کو سونا پہننے اور ریشمی لباس پہننے کی ممانعت کا حکم دیا ہے اور ان دونوں چیزوں کا استعمال مردوں کے لیے حرام قرار دیا ہے لیکن قرآن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں یہ ممانعت کہیں نہیں آئی ہے۔

2۔ حضور نے صحیح احادیث کے ذریعے میت کو غسل دینے اور اُن کو کفن پہنانے کا حکم دیا ہے لیکن قرآن میں لوگوں کو یہ حکم کہیں نہیں دیا گیا۔

لیکن اُمت جس طرح قرآن کے احکام کی پابند ہے اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کی بھی پابند ہے اور ظاہر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات بھی نبی کی حیثیت میں وحی پر ہی مبنی ہوتے ہیں جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضورؐ پر قرآن کے علاوہ بھی وحی آتی تھی۔

☆☆☆☆☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(2) موسیٰ علیہ السلام کے واقعے سے دلیل

یہ ایک حقیقت ہے کہ ایسے بہت سے انبیائے کرام ہوگزرے ہیں جن پر کوئی کتاب نازل نہیں ہوئی لیکن وہ صاحب وحی تھے۔ قرآن مجید میں جن انبیائے کرام کا ذکر آیا ہے اُن میں سے بعض پر کوئی کتاب نازل ہونا ثابت ہے اور بعض کا کوئی ثبوت نہیں۔ مثال کے طور پر حضرت موسیٰ علیہ السلام پر توریت کے نازل ہونے کا ذکر ملتا ہے لیکن ہارون علیہ السلام پر کسی کتاب کے نازل ہونے کا کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ مگر اس کے باوجود دونوں پر ایمان لانا اور اُن کی اطاعت کرنا فرعون کی قوم اور بنی اسرائیل سب کی ذمہ داری تھی جیسا کہ بچھڑے کی پوجا کے واقعے میں بھی ہے کہ بنی اسرائیل حضرت ہارون علیہ السلام کی اطاعت کے بھی پابند تھے اور اُن کی نافرمانی کر کے سزا کے مستحق ہوئے تھے۔

اس سے معلوم ہوا کہ کوئی کتاب تو نبی کے بغیر نازل نہیں ہوئی لیکن نبی کتاب کے بغیر بھی آئے ہیں جن پر ایمان لانا اور اُن کی اطاعت کرنا اُن کی اُمت کی ذمہ داری تھی کیونکہ ہر نبی صاحب وحی ہوتا ہے خواہ اُس پر کوئی کتاب نازل ہو یا نہ ہو۔ وہ بہرحال حجت ہوتا ہے اور واجب الاطاعت ہوتا ہے اور اُس کی نافرمانی کرنے سے قوم پر عذاب آتا ہے۔

پھر بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ کسی نبی پر کتاب تو بہت بعد میں اُتاری جائے لیکن وحی اُس پر پہلے روز ہی اُتار دی جائے جب وہ نبوت کے منصب پر فائز ہو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چکا ہو۔ جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ ہے جن پر توریت اُس وقت نازل ہوئی تھی جب وہ فرعون کے غرق ہو جانے کے بعد بنی اسرائیل کو لے کر کوہِ طور کے دامن میں پہنچے تھے۔ اس واقعے کی پوری تفصیل قرآن مجید کی سورۂ اعراف اور سورۂ القصص میں موجود ہے۔ جبکہ مصر میں قیام کے دوران میں حضرت موسیٰ علیہ السلام پر کوئی کتاب نازل نہیں ہوئی تھی لیکن اِس کے باوجود فرعون اور مصر کے ہر باشندے کی یہ ذمہ داری تھی کہ وہ موسیٰ علیہ السلام کی اُن تمام باتوں پر ایمان لائے جو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیش کرتے تھے بلکہ اُنہی باتوں پر ایمان نہ لانے کی سزا میں فرعون کو اُس کے لشکروں سمیت غرق کر دیا گیا تھا۔

☆☆☆☆☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(3) کیا وحی کی صرف ایک ہی صورت ہے؟

وحی صرف ایک ہی صورت میں نازل نہیں ہوتی بلکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں نبیوں پر تین قسم کی وحیوں کا ذکر کیا ہے چنانچہ ارشاد ہوا کہ:

وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ ○ (الشوریٰ آیت 51)

(کسی بشر کے لیے یہ نہیں کہ اللہ اُس سے کلام کرے مگر وحی کے ذریعے سے، یا پردے کے پیچھے سے، یا کسی فرشتے کو اُس کے پاس بھیج دے تا کہ اپنے حکم کے مطابق جو وحی چاہے کر دے۔ بے شک اللہ سب سے بلند اور حکمت والا ہے۔)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ کسی انسان پر اللہ کے پیغامات و احکامات نازل ہونے کی تین صورتیں ہیں:

1۔ براہِ راست وحی (اِلقاء اور اِلہام)

2۔ پردے کے پیچھے سے وحی

3۔ فرشتے کے ذریعے سے وحی

اور معلوم ہے کہ قرآن مجید کی وحی صرف تیسری اور آخری قسم کی وحی ہے جس کی وضاحت خود قرآن نے کر دی ہے۔ مثال کے طور پر ایک مقام پر ارشاد ہوا کہ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِجِبْرِيْلَ فَاِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلٰى قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَّ بُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ o

(البقرہ آیت 97)

(آپؐ کہہ دیجیے کہ جو کوئی بھی جبرئیلؑ کا دشمن ہے وہ جان لے کہ جبرئیل وہ ہے جس نے اللہ کے حکم سے آپؐ کے دل پر ایسا کلام نازل کیا ہے جو پہلی آسمانی کتابوں کی پیش گوئی کو سچ کر دکھانے والا ہے اور ایمان والوں کے لیے ہدایت اور خوشخبری ہے۔)

اِس سے معلوم ہوا کہ قرآن مجید جبرئیل علیہ السلام کے ذریعے نازل ہوا ہے

دوسرے مقام پر فرمایا گیا:

وَاِنَّهُ لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ o نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ o عَلٰى قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ o

(الشعراء آیت 192 تا 194)

(اور یہ رب العالمین کا نازل کیا ہوا کلام ہے۔ اسے جبرئیل امین لے کر اُترے ہیں۔ یہ قرآن آپؐ کے دل پر نازل ہوا ہے تا کہ آپؐ خبردار کرنے والوں میں سے ہو جائیں۔)

اس آیت سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ قرآن مجید جبرئیل علیہ السلام کا لایا ہوا ہے اور یہ صرف ایک قسم کی وحی پر مشتمل ہے۔ باقی دو اور قسم کی وحیاں بھی ہیں جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ اپنے کسی نبی یا رسول پر وحی کرتا ہے۔ اس لیے یہ کہنا کہ وحی صرف کتاب کی صورت ہی میں ہو سکتی ہے خود قرآن مجید کی تعلیم کے خلاف ہے۔ کیونکہ قرآن اس کے علاوہ دو اور قسم کی وحیوں کا بھی ذکر کرتا ہے

☆☆☆☆☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(4) قرآن مجید کی ترتیب کا معاملہ

سب جانتے ہیں کہ قرآن مجید ایک ہی دفعہ نازل نہیں ہوا بلکہ تھوڑا تھوڑا کر کے نازل ہوا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَقُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَاَهٗ عَلَى النَّاسِ عَلٰى مُكْثٍ وَّ نَزَّلْنٰهُ تَنْزِيْلًا ۝ (بنی اسرائیل آیت 106)

(اور ہم نے اس قرآن کو تھوڑا تھوڑا کر کے نازل کیا ہے تا کہ آپؐ اسے وقفے وقفے سے لوگوں کو سناتے رہیں اور اسے ہم نے بتدریج اُتارا ہے۔)

اسی طرح ایک اور جگہ ارشاد ہوا:

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ جُمْلَةً وَّاحِدَةً ۚ كَذٰلِكَ ۚ لِنُثَبِّتَ بِهٖ فُؤَادَكَ وَ رَتَّلْنٰهُ تَرْتِيْلًا ۝

(الفرقان آیت 32)

(اور کافروں نے کہا کہ "اس شخص پر پورا قرآن کیوں نہیں اُتارا گیا؟" ایسا اس لیے ہے تا کہ اس کے ذریعے ہم آپؐ کے دل کو مضبوط کریں اور ہم نے اس قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر نازل کیا ہے۔)

دوسرے یہ کہ سب سے پہلی وحی تو سورۃ العلق کی ابتدائی پانچ آیتیں ہیں مگر قرآن مجید کی موجودہ ترتیب میں سب سے پہلے سورۃ الفاتحہ رکھی گئی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پھر اللہ تعالیٰ کا یہ بھی ارشاد ہے کہ اس قرآن کو جمع اور مرتب کرنے کی ذمہ داری بھی اللہ تعالیٰ کی ہے۔

ارشادِ الٰہی ہے کہ:

اِنَّ عَلَیْنَا جَمْعَهٗ وَ قُرْاٰنَهٗ ۝ (القیامہ آیت 17)

(بے شک اس قرآن کا جمع کرنا اور اس کا سنانا ہماری ذمہ داری ہے۔)

اس سے ثابت ہوا کہ قرآن کی موجودہ ترتیب اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنی مرضی سے خود مرتب نہیں کیا۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ قرآن مجید میں ہمیں یہ حکم کہاں ملتا ہے کہ اس کی آیتوں اور سورتوں کو جمع کر کے ایسی ترتیب سے جوڑا جائے کہ سب سے پہلے سورۃ الفاتحہ رکھی جائے اور آخر میں سورۃ الناس رکھی جائے اور قرآن کی نزولی ترتیب کو موجودہ ترتیب میں بدل دیا جائے۔

ظاہر ہے کہ جب قرآن میں ایسا کوئی حکم موجود نہیں ہے تو لامحالہ یہ ماننا پڑے گا کہ اس کی موجودہ ترتیب قرآن کے علاوہ کسی اور وحی کے مطابق رکھی گئی ہے۔

لہٰذا معلوم ہوا کہ حضورؐ پر قرآن کے علاوہ بھی وحی آتی تھی۔

☆☆☆☆☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب دوم

قرآنی دلائل

اب ہم حدیث کے وحی ہونے کے چند قرآنی دلائل پیش کریں گے:

1۔ تحویل قبلہ

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے قبلے کی تبدیلی کا واقعہ بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے کہ:

وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنْتَ عَلَيْهَا إِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَتَّبِعُ الرَّسُولَ مِمَّنْ يَنْقَلِبُ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ ۚ

(البقرہ آیت 143)

(پہلا قبلہ ہم نے اس لیے مقرر کیا تھا تاکہ یہ ظاہر کر دیں کہ کون رسولؐ کی پیروی کرتا ہے اور کون اُلٹے پاؤں پھر جاتا ہے۔)

اس آیت کے اصل الفاظ جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ (ہم نے قبلہ مقرر کیا تھا) یہ ظاہر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے خانہ کعبہ کو قبلہ بنانے سے پہلے مسلمانوں کے لیے ایک اور قبلہ (بیت المقدس کا قبلہ) مقرر فرمایا تھا تاکہ وہ اُس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھا کریں۔ لیکن پورے قرآن مجید میں کہیں اس قبلے کا ابتدائی حکم مذکور نہیں ہے۔ اس سے یہ بات واضح طور پر ثابت ہوتی ہے کہ قرآن مجید کے علاوہ بھی حضورؐ پر کوئی وحی نازل ہوئی تھی جس کے مطابق آپؐ نے مدینے میں آ کر بیت المقدس کو قبلہ بنایا اور اُس کی طرف منہ کر کے نمازیں پڑھیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس سے معلوم ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن مجید کے علاوہ بھی وحی آتی تھی۔

2۔ نبیؐ کو علیم و خبیر نے بتایا

ایک دفعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک بیوی کو راز کی بات بتائی۔ اُس نے اس کا ذکر حضورؐ کی ایک دوسری بیوی سے کر دیا۔ حضورؐ کے باز پرس کرنے پر اُس پہلی بیوی نے سوال کیا کہ آپ کو یہ کیسے معلوم ہوا کہ میں نے یہ بات دوسروں سے کہی ہے۔ حضورؐ نے جواب دیا کہ مجھے خدائے علیم و خبیر نے بتایا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِیُّ اِلٰی بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِیْثًا ۚ فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِهٖ وَ اَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَیْهِ عَرَّفَ بَعْضَهٗ وَ اَعْرَضَ عَنْۢ بَعْضٍ ۚ فَلَمَّا نَبَّاَهَا بِهٖ قَالَتْ مَنْ اَنْۢبَاَكَ هٰذَا ؕ قَالَ نَبَّاَنِیَ الْعَلِیْمُ الْخَبِیْرُ ۝

(التحریم آیت 3)

(اور جب کہ نبیؐ نے اپنی کسی بیوی سے ایک بات چھپا کر کہی' مگر اُس نے وہ بات کسی اور بیوی کو بتا دی۔ اس پر اللہ نے نبیؐ کو اس سے آگاہ فرما دیا تو نبیؐ نے اپنی پہلی بیوی کو کچھ بات جتا دی اور کچھ ٹال دی۔ پھر جب نبیؐ نے اُسے وہ بات جتائی تو وہ بولیں "آپؐ کو کس نے اس کی خبر دی؟" نبیؐ نے جواب دیا "مجھے خدائے علیم و خبیر نے آگاہ فرمایا۔")

پورے قرآن میں ایسی کوئی آیت نہیں ملتی جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اطلاع دی ہو کہ آپؐ کی بیوی نے آپؐ کے راز کی بات دوسری بیوی سے کہہ دی ہے۔

پس ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ قرآن کے علاوہ بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھیجتا تھا۔

3۔ غزوۂ بدر کا واقعہ

جنگ بدر کے خاتمے پر جب مالِ غنیمت کی تقسیم کا مسئلہ پیدا ہوا تو سورۂ انفال نازل ہوئی اور اس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَاِذْ یَعِدُكُمُ اللّٰهُ اِحْدَى الطَّآئِفَتَیْنِ اَنَّهَا لَكُمْ وَ تَوَدُّوْنَ اَنَّ
غَیْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ تَكُوْنُ لَكُمْ وَ یُرِیْدُ اللّٰهُ اَنْ یُّحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ
وَیَقْطَعَ دَابِرَ الْكٰفِرِیْنَ ۝

(الانفال آیت 7)

(اور یاد کرو جب اللہ نے تم سے مشرکوں کے دو گروہوں میں سے ایک کے مغلوب ہونے کا وعدہ کیا لیکن تم چاہتے تھے کہ جس میں کانٹا نہ لگے وہ گروہ تمہارے ہاتھ آ جائے۔ جبکہ اللہ یہ چاہتا تھا کہ وہ اپنے حکم سے حق کا بول بالا کر دے اور کافروں کی جڑ کاٹ کر رکھ دے۔)

پورے قرآن میں کوئی ایسی آیت موجود نہیں ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے اس وعدے کا ذکر ہو کہ اے لوگو! جو مدینے سے بدر کی طرف جہاد کے لیے جا رہے ہو، ہم دو گروہوں میں سے ایک پر تمہیں قابو عطا فرمائیں گے۔ گویا اس آیت میں جس وعدے کی طرف اشارہ ہے وہ وعدہ قرآن میں کہیں مذکور نہیں ہے۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن کے علاوہ بھی وحی نازل ہوتی تھی۔

4۔ درخت کاٹنے کا واقعہ

جب بنو نضیر نے جو کہ مدینے میں یہودیوں کا ایک قبیلہ تھا مسلسل عہد شکنی کی تو حضورؐ نے اُن کی بستیوں پر چڑھائی کی اور محاصرے کے دوران صحابہ کرام۔ نے کھجوروں کے کئی درخت کاٹ ڈالے تاکہ حملہ کرنے کے لیے راستہ صاف ہو جائے اس پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہودیوں نے حضورؐ کو الزام دیا کہ درختوں کو اُجاڑنا اور کاٹنا کون سی دینداری ہے تو اللہ تعالیٰ نے اس کا جواب دیتے ہوئے فرمایا:

مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَآئِمَةً عَلٰٓى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَ لِيُخْزِيَ الْفٰسِقِيْنَ ٥

(الحشر آیت 5)

(اور اُن کے کھجوروں کے جو درخت تم نے کاٹ ڈالے یا سلامت چھوڑ دیئے تو یہ سب اللہ کے حکم سے ہوا تا کہ اس طرح اللہ اپنے نافرمانوں کو رُسوا کرے۔)

لیکن پورے قرآن میں کہیں اس حکم کا ذکر نہیں ملتا جس میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو درخت کاٹنے کی اجازت دی ہو۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضورؐ پر قرآن مجید کے علاوہ بھی وحی ہوا کرتی تھی۔

5۔ حضرت زید بن حارثہؓ کا واقعہ

جب حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے جو کہ حضورؐ کے منہ بولے بیٹے تھے اپنی بیوی (زینب بنت جحش رضی اللہ عنھا) کو طلاق دیدی تو بعد میں حضورؐ نے ان کی مطلقہ بیوی سے نکاح کر لیا۔ اس پر دشمنوں اور منافقوں نے حضورؐ پر سخت اعتراض کیا۔ اس اعتراض کا جواب دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ نکاح حضورؐ نے خود نہیں کیا بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے کیا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَيْ لَا يَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ فِيْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِيَآئِهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ٥

(الاحزاب آیت 37)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(پھر جب زیدؓ اپنی بیوی سے تعلق ختم کر چکا تو ہم نے اس عورت کا نکاح آپؐ سے کر دیا تاکہ مسلمانوں پر اپنے منہ بولے بیٹوں کی بیویوں سے نکاح کر لینے میں کوئی تنگی نہ رہے جبکہ وہ ان سے تعلق ختم کر چکیں۔ اور اللہ کا حکم پورا ہو کر رہنا تھا۔)

اس آیت میں ایک گزرا ہوا واقعہ بیان ہوا ہے تو سوال یہ ہے کہ اس واقعے سے پہلے اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ حکم قرآن کی کس آیت میں دیا گیا ہے کہ آپؐ زید کی مطلقہ بیوی سے نکاح کر لیں۔ جب اس حکم کے حوالے سے قرآن میں کوئی آیت موجود نہیں تو لامحالہ ماننا پڑے گا کہ حضورؐ پر قرآن کے علاوہ بھی وحی نازل ہوتی تھی۔

6۔ مسلمانوں کی فریاد کا جواب

غزوہ بدر کے حوالے سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اُس نے مسلمانوں کی فریاد سن کر ایک جواب دیا تھا جو اس طرح بیان ہوا ہے کہ:

اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّيْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ ٥

(الانفال آیت 9)

(جب تم اپنے رب سے فریاد کر رہے تھے تو اُس نے تمہاری فریاد سنی اور جواب دیا تھا کہ "میں تمہاری مدد کے لیے ایک ہزار فرشتے لگاتار بھیج رہا ہوں۔")

اب سوال یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے مسلمانوں کی فریاد کا یہ جواب قرآن مجید کی کسی آیت میں موجود نہیں ہے تو کیا اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ حضورؐ پر قرآن کے علاوہ بھی وحی ہوتی تھی۔

☆☆☆☆☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب سوم

احادیث صحیحہ سے دلائل

(1) لفظ ''وحی'' کے لحاظ سے احادیث

اب ذیل میں چند ایسی صحیح احادیث پیش کی جا رہی ہیں جن میں وضاحت کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے ہیں کہ اُن پر ان میں سے ہر حدیث وحی کی گئی اور یہ وحی قرآن مجید میں کہیں موجود نہیں ہے تو لامحالہ ماننا پڑے گا کہ حضورؐ پر قرآن کے علاوہ بھی وحی نازل ہوتی تھی اور کیوں نازل نہ ہوتی جبکہ آپ اللہ کے نبی اور رسول ہیں اور ہر نبی اور رسول صاحب وحی ہوتا ہے خواہ وہ وحی کتاب کی صورت میں نازل ہو یا اس کے علاوہ نازل ہو۔

(1) تواضع اور فخر کے بارے میں وحی

عَنْ عَيَّاضٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ' اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اِنَّ اللّٰهَ اَوْحٰى اِلَيَّ : اَنْ تَوَاضَعُوْا حَتّٰى لَا يَفْخَرَ اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ' وَلَا يَبْغِيَ اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ.

(صحیح مسلم)

(حضرت عیاض رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے میری جانب اس بات کی وحی فرمائی کہ اے لوگو! تواضع اختیار کرو تا کہ کوئی کسی سے فخر کا اظہار نہ کرے اور کوئی کسی سے زیادتی نہ کرے۔)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(2) علم حاصل کرنے کے بارے میں وحی

عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا' اَنَّهَا قَالَتْ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :

اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اَوْحٰی اِلَیَّ :

اَنَّهُ مَنْ سَلَکَ مَسْلَکًا فِیْ طَلَبِ الْعِلْمِ' سَهَّلْتُ لَهُ طَرِيْقَ الْجَنَّةِ' وَمَنْ سَلَبْتُ کَرِيْمَتَيْهِ' اَثَبْتُهُ عَلَيْهِمَا الْجَنَّةَ. وَفَضْلٌ فِیْ عِلْمٍ خَيْرٌ مِّنْ فَضْلٍ فِیْ عِبَادَةٍ. وَمِلَاکُ الدِّيْنِ الْوَرَعَ.

(شعب الایمان بیہقی)

(حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ:

اللہ عز وجل نے میری جانب وحی کی کہ جو شخص علم کی تلاش میں نکلا میں اُس کے لیے جنت کا راستہ آسان کر دوں گا۔ اور میں جس شخص کی دو محبوب چیزیں (آنکھیں) چھین لوں تو میں اُس کے صلے میں اُسے جنت عطا کروں گا۔ اور علم کی فضیلت عبادت کی فضیلت سے بڑھ کر ہے اور دین میں اصل چیز پرہیز گاری ہے۔)

☆☆☆☆☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

2۔ جبرئیل علیہ السلام کے حوالے سے چھ حدیثیں

اب ذیل میں چند ایسی احادیث دی جا رہی ہے جن میں صاف طور پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ آپؐ کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور انہوں نے آپ کو وحی کا کوئی پیغام دیا لیکن وہ تمام باتیں قرآن مجید میں کہیں مذکور نہیں ہوئیں جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضورؐ پر قرآن کے علاوہ بھی وحی نازل ہوتی تھی۔

(1) ہمسائے کے بارے میں جبرئیلؑ کی تاکید

عَنْ عَائِشَةَ وَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :

مَازَالَ جِبْرِيْلُ يُوْصِيْنِيْ بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهٗ سَيُوَرِّثُهٗ.

(متفق علیہ)

(اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ دونوں سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جبرئیل علیہ السلام مجھے ہمسائے کے بارے میں ہمیشہ تاکید کرتے رہے یہاں تک کہ میں نے خیال کیا کہ وہ اُسے ضرور وارث بنا دیں گے۔)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال یہ ہے کہ کیا قرآن مجید میں بھی ہمسائے کے بارے میں اسی طرح کی تاکید آئی ہے۔ اگر نہیں آئی ہے اور یقیناً نہیں آئی ہے تو اس متفق علیہ حدیث کے مطابق لامحالہ ماننا پڑے گا کہ حضورؐ پر قرآن کے علاوہ بھی وحی کا نزول ہوتا تھا۔

(2) جبرئیلؑ کا کہنا

عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ، قَالَ رَجُلٌ: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَرَءَ یْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا مُقْبِلًا غَیْرَ مُدْبِرٍ، یُكَفِّرُ اللّٰهُ عَنِّیْ خَطَایَایَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ. فَلَمَّا اَدْبَرَ نَادَاهُ، فَقَالَ: نَعَمْ، اِلَّا الدَّیْنَ، كَذٰلِكَ قَالَ جِبْرِیْلُ.

(صحیح مسلم)

(حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا، اے اللہ کے رسولؐ! مجھے بتایئے کہ اگر میں اللہ کی راہ میں مقابلہ کرتے ہوئے، ثواب حاصل کرنے کی نیت سے، پیش قدمی کرتے ہوئے شہید ہو جاؤں تو کیا اللہ تعالیٰ میرے گناہ معاف کردے گا؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جی ہاں۔"

پھر جب وہ شخص چلا گیا تو اُسے بلا کر فرمایا

"البتہ قرض معاف نہیں ہوگا۔ جبرئیل علیہ السلام نے اسی طرح کہا ہے۔"

(3) جبرئیلؑ کا آنا

عَنْ خَلَّادِ بْنِ السَّآئِبِ، عَنْ اَبِیْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَتَانِیْ جِبْرِیْلُ فَاَمَرَنِیْ اَنْ آمُرَ اَصْحَابِیْ اَنْ یَّرْفَعُوْا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَصْوَاتَهُمْ بِالْاِهْلَالِ اَوِ التَّلْبِيَةِ.

(نسائی۔ابن ماجہ۔ترمذی۔دارمی۔ابوداود۔موطا امام مالکؒ)

(خلاد بن سائب رحمتہ اللہ علیہ سے روایت ہے وہ اپنے صحابی باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے تھے۔انہوں نے مجھے کہا کہ میں اپنے صحابہ کرام کو حکم دوں کہ وہ تلبیہ (لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ......) کے الفاظ بلند آواز کے ساتھ کہیں۔)

☆☆☆☆☆

(4)ایک آنے والا (جبرئیلؑ) آیا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا' قَالَ' قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ' سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِوَادِی الْعَقِیْقِ یَقُوْلُ :

اَتَانِیَ اللَّیْلَةَ اٰتٍ مِّنْ رَّبِّیْ' فَقَالَ : صَلِّ فِیْ هٰذَا الْوَادِ الْمُبَارَکِ' وَقُلْ : عُمْرَةٌ فِیْ حَجَّةٍ. وَفِیْ رِوَایَةٍ: قُلْ عُمْرَةٌ وَّ حَجَّةٌ.

(صحیح بخاری)

(حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جبکہ آپ عقیق نامی وادی میں تھے۔آپؐ نے فرمایا:

آج رات میرے پاس میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا (جبرئیلؑ) آیا۔اس نے کہا: آپؐ اس مبارک وادی میں نماز ادا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کریں اور کہیں "عمرہ حج کے ساتھ۔" ایک اور روایت میں ہے کہ آپ کہیں "عمرہ اور حج۔"

☆☆☆☆☆

(5) جبرئیل تشریف لائے

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ :

بَیْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ بِاَصْحَابِہٖ اِذْ خَلَعَ نَعْلَیْہِ فَوَضَعَھُمَا عَنْ یَّسَارِہٖ فَلَمَّا رَاٰی ذٰلِکَ الْقَوْمُ اَلْقَوْا نِعَالَھُمْ. فَلَمَّا قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلَاتَہٗ قَالَ : مَاحَمَلَکُمْ عَلٰی اِلْقَائِکُمْ نِعَالَکُمْ؟ قَالُوْا : رَاَیْنَاکَ اَلْقَیْتَ نَعْلَیْکَ فَاَلْقَیْنَا نِعَالَنَا.

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ :

اِنَّ جِبْرِیْلَ اَتَانِیْ فَاَخْبَرَنِیْ اَنَّ فِیْھِمَا قَذْرًا. اِذَا جَآءَ اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَلْیَنْظُرْ فَاِنْ رَاٰی فِیْ نَعْلَیْہِ قَذْرًا فَلْیَمْسَحْہُ وَ لْیُصَلِّ فِیْھِمَا.

(ابوداؤد۔ دارمی)

(حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرامؓ کو نماز پڑھا رہے تھے۔ اچانک آپؐ نے نماز کی حالت میں اپنے جوتے اُتار دیے۔ جب صحابہ کرام نے حضورؐ کو جوتے اُتارتے دیکھا تو انہوں نے بھی جوتے اُتار دیے۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو حضورؐ نے پوچھا:

تم نے اپنے جوتے کیوں اُتارے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے عرض کیا: جب ہم نے دیکھا کہ آپؐ نے اپنے جوتے اُتارے ہیں تو ہم نے بھی اپنے جوتے اُتار دیے۔

اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

میرے پاس تو جبرئیل علیہ السلام آئے تھے انہوں نے مجھے بتایا کہ آپؐ کے جوتوں میں نجاست لگی ہوئی ہے۔ جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں آئے تو اسے چاہیے کہ اپنے جوتے دیکھے۔ اگر ان پر کوئی نجاست لگی ہو تو وہ اُسے رگڑ کر صاف کرے اور اُنہیں پہن کر نماز ادا کرلے۔

☆☆☆☆☆

(6) جبرئیلؑ کی آمد

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ' قَالَ' خَرَجَ مُعَاوِیَۃُ عَلٰی خَلْقَۃٍ فِی الْمَسْجِدِ' فَقَالَ : مَا اَجْلَسَکُمْ؟ قَالُوْا : جَلَسْنَا نَذْکُرُ اللّٰہَ. قَالَ : آللّٰہِ مَا اَجْلَسَکُمْ اِلَّا ذٰلِکَ؟ قَالُوْا : آللّٰہِ مَا اَجْلَسْنَا غَیْرُہٗ. قَالَ : اَمَا اِنِّیْ لَمْ اَسْتَحْلِفْکُمْ تُھْمَۃً لَّکُمْ' وَمَا کَانَ اَحَدٌ بِمَنْزِلَتِیْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَقَلَّ عَنْہُ حَدِیْثًا مِّنِّیْ' وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلٰی خَلْقَۃٍ مِّنْ اَصْحَابِہٖ' فَقَالَ : مَا اَجْلَسَکُمْ ھٰھُنَا؟ قَالُوْا : جَلَسْنَا نَذْکُرُ اللّٰہَ وَ نَحْمَدُہٗ عَلٰی مَاھَدَانَا لِلْاِسْلَامِ' وَمَنَّ بِہٖ عَلَیْنَا. قَالَ : آللّٰہِ مَا اَجْلَسَکُمْ اِلَّا ذٰلِکَ؟ قَالُوْا: آللّٰہِ مَا اَجْلَسْنَا اِلَّا ذٰلِکَ. قَالَ : اَمَا اِنِّیْ لَمْ اَسْتَحْلِفْکُمْ تُھْمَۃً لَّکُمْ' وَلٰکِنَّہٗ اَتَانِیْ جِبْرِیْلُ فَاَخْبَرَنِیْ اَنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ یُبَاھِیْ بِکُمُ الْمَلَائِکَۃَ.

(صحیح مسلم)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ مسجد میں لوگوں کی جماعت کے پاس آئے اور اُن سے پوچھا کہ تم یہاں کیوں بیٹھے ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہم اللہ کا ذکر کرنے کے لیے بیٹھے ہیں۔ پھر پوچھا' اللہ کی قسم! صرف اسی کام کے لیے یہاں بیٹھے ہو۔ انہوں نے عرض کیا اللہ کی قسم' ہم اس کے سوا کسی اور کام کے لیے نہیں بیٹھے۔ حضرت معاویہؓ نے کہا' سنو' میں نے تمہیں مشکوک لوگ سمجھ کر تم سے قسم نہیں اُٹھوائی۔ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت قرب حاصل تھا مگر میں نے بہت کم احادیث روایت کی ہیں۔

سنو' ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کی مجلس میں تشریف لائے۔ آپؐ نے اُن سے پوچھا: تم یہاں کیوں بیٹھے ہو؟ انہوں نے جواب دیا: ہم یہاں اللہ کے ذکر کے لیے بیٹھے ہیں اور اللہ کی حمد و ثنا بیان کرتے ہیں۔ اُسی نے ہمیں اسلام کی راہ دکھائی اور ہم پر بڑا احسان کیا۔ حضورؐ نے پوچھا: اللہ کی قسم' تم صرف اسی کام کے لیے یہاں بیٹھے ہو۔ انہوں نے جواب دیا' اللہ کی قسم ہم صرف اسی کام کے لیے بیٹھے ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا: سنو' میں نے تمہیں مشکوک سمجھ کر تم سے قسم نہیں اُٹھوائی۔ اصل بات یہ ہے کہ میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے اور اُنہوں نے مجھے بتایا کہ اللہ عزوجل فرشتوں میں تم پر فخر کرتا ہے۔)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

3۔ اُمِرْتُ (مجھے حکم دیا گیا) کے حوالے سے حدیث

ذیل میں ہم ایک ایسی حدیث پیش کریں گے جو بخاری اور مسلم کی متفق علیہ ہے اور جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کئی احکام دیے گئے ہیں اور وہ احکام چونکہ قرآن مجید میں کہیں موجود نہیں ہے لہٰذا ماننا پڑے گا کہ حضورؐ پر قرآن کے علاوہ بھی وحی کا نزول ہوتا تھا اور قرآنی احکام کے ساتھ ساتھ آپؐ پر بہت سے ''غیر قرآنی'' احکام بھی نازل کیے گئے تھے جن کی پابندی اُمت کے لیے لازمی ہے۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا' قَالَ' قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ :

اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَشْهَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ' وَیُقِیْمُوْا الصَّلٰوةَ' وَیُؤْتُوا الزَّکٰوةَ. فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِکَ عَصَمُوْا مِنِّیْ دِمَآءَ هُمْ وَ اَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّ الْاِسْلَامِ وَ حِسَابُهُمْ عَلَی اللّٰهِ.

(بخاری و مسلم)

(حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اُس وقت تک لوگوں (کافروں) سے لڑتا رہوں جب تک وہ اس بات کی گواہی نہ دیں کہ اللہ کے سوا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور وہ نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں۔ جب وہ یہ کچھ کرلیں گے تو مجھ سے اپنے خون اور مال بچا سکیں گے۔ البتہ اسلام کے حقوق اور اُن کا حساب اللہ کے ہاں ہوگا۔)

مذکورہ بالا حدیث میں اُمِرْتُ (مجھے حکم دیا گیا ہے) کا لفظ استعمال ہوا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ حضورؐ پر قرآن کے احکامات کے علاوہ بھی وحی کے ذریعے احکامات نازل ہوتے تھے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضورؐ پر قرآن کے علاوہ بھی وحی نازل ہوتی تھی۔

☆☆☆☆☆

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

4۔ احادیث قدسیہ سے وحی (غیر متلو) کا ثبوت

اب ذیل میں چند احادیث قدسیہ درج کی جاتی ہیں جن میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی طرف نسبت کر کے بہت سی باتیں بیان کی ہیں مگر ان تمام باتوں کا ذکر قرآن مجید میں کہیں موجود نہیں ہے۔ لہٰذا ماننا پڑے گا کہ حضورؐ پر قرآن مجید کے علاوہ بھی وحی نازل ہوتی تھی۔

(1) اللہ سے محبت اور اس کا اثر

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلّٰی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَحَبَّ عَبْدًا دَعَا جِبْرِیْلَ عَلَیْهِ السَّلَامُ' فَقَالَ اِنِّیْ اُحِبُّ فُلاَنًا فَاَحِبَّهُ قَالَ : فَیُحِبُّهُ جِبْرِیْلُ' ثُمَّ یُنَادِیْ فِی السَّمَآءِ فَیَقُوْلُ : اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ فُلاَنًا فَاَحِبُّوْهُ' فَیُحِبُّهُ اَهْلُ السَّمَآءِ : قَالَ ثُمَّ یُوْضَعُ لَهُ الْقُبُوْلُ فِی الْاَرْضِ۔

وَاِذَا اَبْغَضَ اللّٰهُ عَبْدًا' دَعَا جِبْرِیْلَ فَیَقُوْلُ : اِنِّیْ اُبْغِضُ فُلاَنًا فَاَبْغِضْهُ فَیُبْغِضُهُ جِبْرِیْلُ' ثُمَّ یُنَادِیْ فِیْ اَهْلِ السَّمَآءِ : اِنَّ اللّٰهَ یُبْغِضُ فُلاَنًا فَاَبْغِضُوْهُ۔ قَالَ : فَیُبْغِضُوْنَهُ ثُمَّ تُوْضَعُ لَهُ الْبَغْضَآءُ فِی الْاَرْضِ۔

(حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرمایا:

کہ اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام سے فرماتا ہے کہ میں فلاں شخص سے محبت کرتا ہوں تم بھی اس سے محبت کرو،

اس پر حضرت جبرئیل علیہ السلام اس شخص سے محبت کرنے لگتے ہیں اور پھر آسمان والوں میں اعلان کر دیتے ہیں کہ "اللہ تعالیٰ فلاں شخص سے محبت کرتا ہے تم بھی اس سے محبت کرو۔"

اس پر آسمان والے بھی اس شخص سے محبت کرنے لگتے ہیں اور پھر زمین پر بھی اس کے لیے مقبولیت پھیلا دی جاتی ہے۔

جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے ناراض ہوتا ہے تو جبرئیل علیہ السلام کو بلا کر فرماتا ہے کہ میں فلاں بندے سے ناراض ہوں تم بھی اُس سے ناراض ہو جاؤ تو جبرئیل علیہ السلام اس سے ناراض ہو جاتے ہیں۔ پھر وہ آسمان والوں میں منادی کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے ناراض ہے، تم سب اُس سے ناراض ہو جاؤ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب آسمان والے اُس شخص سے ناراض ہو جاتے ہیں۔ پھر یہ ناراضی زمین پر پھیلا دی جاتی ہے۔

(مسلم۔ بخاری۔ موطا۔ ترمذی)

☆☆☆☆☆

(2) اللہ تعالیٰ سے حسن ظن رکھنا

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ. وَاَنَا مَعَهٗ اِذَا ذَكَرَنِیْ فِیْ نَفْسِهٖ ذَكَرْتُهٗ فِیْ نَفْسِیْ، وَاِنْ ذَكَرَنِیْ فِیْ مَلَاٍ ذَكَرْتُهٗ فِیْ مَلَاٍ خَیْرٍ مِّنْهُمْ، وَاِنْ تَقَرَّبَ اِلَیَّ بِشِبْرٍ، تَقَرَّبْتُ اِلَیْهِ ذِرَاعًا، وَاِنْ تَقَرَّبَ اِلَیَّ ذِرَاعًا، تَقَرَّبْتُ اِلَیْهِ بَاعًا، وَاِنْ اَتَانِیْ یَمْشِیْ اَتَیْتُهٗ هَرْوَلَةً.

(حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

میں ویسا ہی کرتا ہوں جیسا میرا بندہ میرے بارے میں گمان رکھتا ہے۔

وہ جب مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ جب وہ مجھے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے دل میں یاد کرتا ہوں جب وہ دوسرے لوگوں کے سامنے مجھے یاد کرتا ہے تو میں اسے ایسی جماعت کے سامنے یاد کرتا ہوں جو اس کی جماعت سے بہتر ہے۔ اگر وہ ایک بالشت میرے قریب آتا ہے تو میں دو ہاتھ اس کے قریب ہو جاتا ہوں اگر وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اُس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔)

(بخاری۔ مسلم۔ ترمذی۔ ابن ماجہ)

☆☆☆☆☆

(3) اعمال نامہ لکھنے والے فرشتے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

یَتَعَاقَبُوْنَ فِیْكُمْ مَلَآئِكَةٌ بِاللَّیْلِ وَمَلَآئِكَةٌ بِالنَّهَارِ،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَيَجْتَمِعُوْنَ فِيْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِيْنَ بَاتُوْا فِيْكُمْ. فَيَسْأَلُهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ : كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِيْ، فَيَقُوْلُوْنَ تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ، وَاَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ.

(حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

تمہارے درمیان فرشتے باری باری آتے ہیں' کچھ رات کو اور کچھ دن کو۔ اور یہ سب فجر اور عصر کی نماز میں اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ پھر وہ فرشتے واپس چلے جاتے ہیں جنہوں نے تمہارے ساتھ رات گزاری ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ باوجود سب کچھ جاننے کے ان فرشتوں سے پوچھتا ہے:

تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا تھا؟

وہ کہتے ہیں: ہم نے انہیں اس حالت میں چھوڑا کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے اور جب ہم ان کے پاس گئے تھے وہ اس وقت بھی نماز میں مشغول تھے۔)

(بخاری۔ نسائی۔ موطا)

☆☆☆☆☆

(4) امت مسلمہ کے اعمال کا اجر و ثواب

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :

اِنَّمَا اَجَلُكُمْ فِيْ اَجَلِ مَنْ خَلَا مِنَ الْاُمَمِ مَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى مَغْرِبِ الشَّمْسِ. وَاِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى كَرَجُلٍ اِسْتَعْمَلَ عُمَّالًا فَقَالَ : مَنْ يَّعْمَلُ اِلٰى

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نِصُفِ النَّهَارِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ، فَعَمِلَتِ الْيَهُوْدُ اِلٰى نِصْفَ النَّهَارِ عَلٰى قِيرَاطٍ قِيْرَاطٍ. ثُمَّ قَالَ : مَنْ يَّعْمَلُ لِيْ مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ اِلٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ، فَعَمِلَتِ النَّصَارٰى مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ اِلٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ. ثُمَّ قَالَ : مَنْ يَّعْمَلُ لِيْ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى مَغْرِبِ الشَّمْسِ عَلٰى قِيْرَاطَيْنِ قِيْرَاطَيْنِ؟ اَلاَ فَاَنْتُمُ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى مَغْرِبِ الشَّمْسِ اَلاَ لَكُمُ الْاَجْرُ مَرَّتَيْنِ، فَغَضِبَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى فَقَالُوْا : نَحْنُ اَكْثَرُ عَمَلًا وَ اَقَلُّ عَطَاءً !قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَهَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ شَيْئًا ؟ قَالُوْا : لَا. قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: فَاِنَّهُ فَضْلِيْ، اُعْطِيْهِ مَنْ شِئْتُ.

(حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہاری عمر اُن لوگوں کی عمر سے جو پہلے ہو گزرے ایسی ہے جیسے عصر کی نماز سے سورج غروب ہونے تک کا وقت ہو۔ تمہاری اور یہود و نصاریٰ کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے کچھ مزدوروں کو اُجرت پر لیا ہو اور یہ کہا ہو کہ ایک قیراط پر آدھے دن تک کون کام کرے گا تو یہودیوں نے ایک قیراط پر کام کیا۔ پھر اُس شخص نے کہا کہ دوپہر سے عصر تک کون ایک قیراط پر کام کرے گا تو عیسائیوں نے ایک قیراط پر کام کیا۔ پھر اس شخص نے کہا کہ عصر سے مغرب تک کون دو قیراط پر کام کرے گا تو تم وہ لوگ ہو جو عصر کی نماز سے سورج غروب ہونے تک دو قیراط پر کام کرو گے۔ اس پر یہودی اور عیسائی ناراض ہو کر کہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"ہم نے محنت زیادہ کی اور مزدوری کم ملی۔"

وہ شخص کہے:

"کیا میں نے تم پر ظلم کیا اور تمہاری حق تلفی کی۔"

وہ کہیں: "جی نہیں"

اس پر وہ کہے:

"یہ میرا فضل ہے جس کو چاہوں اس سے نواز دوں۔")

(صحیح بخاری)

☆☆☆☆☆

(5) جنت اور دوزخ کا مباحثہ

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ ن الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

اِحْتَجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ. فَقَالَتِ النَّارُ. فِیَّ الْجَبَّارُوْنَ وَالْمُتَكَبِّرُوْنَ. وَقَالَتِ الْجَنَّةُ: فِیَّ ضُعَفَآءُ النَّاسِ وَ مَسَاكِیْنُهُمْ. فَقَضَی اللّٰهُ بَیْنَهُمَا: اِنَّكِ الْجَنَّةُ رَحْمَتِیْ' اَرْحَمُ بِكِ مَنْ اَشَآءُ. وَاِنَّكِ النَّارُ عَذَابِیْ. اُعَذِّبُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ وَلِكِلَیْكُمَا عَلَیَّ مِلْؤُهَا.

(حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جنت اور دوزخ کے درمیان مباحثہ ہوا۔ دوزخ نے کہا: میرے اندر جابر اور متکبر لوگ ہیں۔ جنت بولی: میرے اندر کمزور اور مسکین لوگ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے دونوں کے درمیان فیصلہ کرتے ہوئے فرمایا: جنت تو میری رحمت ہے' تیرے ساتھ جس پر میں چاہوں گا رحم کروں گا۔ اور اے دوزخ! تو میرا عذاب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ تیرے ساتھ میں جسے چاہوں گا عذاب دوں گا۔ تم دونوں کو بھرنا میری ذمہ داری ہے۔)

(مسلم۔ بخاری۔ ترمذی)

☆☆☆☆☆

(6) شفاعت نبوی

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ : یَجْتَمِعُ الْمُؤْمِنُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فَیَقُوْلُوْنَ : لَوِ اسْتَشْفَعْنَا اِلٰی رَبِّنَا فَیَاْتُوْنَ اٰدَمَ' فَیَقُوْلُوْنَ : اَنْتَ اَبُوالنَّاسِ خَلَقَکَ اللّٰہُ بِیَدِہٖ وَاَسْجَدَلَکَ مَلَائِکَتَہٗ وَعَلَّمَکَ اَسْمَآءَ کُلِّ شَیْءٍ' فَاشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّکَ حَتّٰی یُرِیْحَنَا مِنْ مَکَانِنَا ھٰذَا' فَیَقُوْلُ :لَسْتُ ھُنَاکُمْ. وَیَذْکُرُ ذَنْبَہٗ فَیَسْتَحْیِی اِئْتُوْا نُوْحًا' فَاِنَّہٗ اَوَّلُ رَسُوْلٍ بَعَثَہُ اللّٰہُ اِلٰی اَھْلِ الْاَرْضِ فَیَاْتُوْنَہٗ' فَیَقُوْلُ : لَسْتُ ھُنَاکُمْ وَیَذْکُرُ سُؤَالَہٗ رَبَّہٗ مَا لَیْسَ لَہٗ بِہٖ عِلْمٌ. فَیَسْتَحْیِی فَیَقُوْلُ اِئْتُوْا خَلِیْلَ الرَّحْمٰنِ' فَیَاْتُوْنَہٗ' فَیَقُوْلُ :

لَسْتُ ھُنَاکُمْ اِئْتُوْا مُوْسٰی عَبْدًا کَلَّمَہُ اللّٰہُ وَ اَعْطَاہُ التَّوْرَاۃَ. فَیَاْتُوْنَہٗ' فَیَقُوْلُ : لَسْتُ ھُنَاکُمْ. وَیَذْکُرُ قَتْلَ النَّفْسِ بِغَیْرِ نَفْسٍ فَیَسْتَحْیِی مِنْ رَّبِّہٖ فَیَقُوْلُ : اِئْتُوْا عِیْسٰی' عَبْدَاللّٰہِ وَرَسُوْلَہٗ' وَکَلِمَۃَ اللّٰہِ وَرُوْحَہٗ' فَیَاْتُوْنَہٗ' فَیَقُوْلُ : لَسْتُ ھُنَاکُمْ اِئْتُوْا مُحَمَّدًا ﷺ عَبْدًا غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ وَمَا تَاَخَّرَ. فَیَاْتُوْنِیْ. فَاَنْطَلِقُ حَتّٰی اَسْتَاْذِنُ عَلٰی رَبِّیْ فَیُؤْذَنُ فَاِذَا رَءَیْتُ رَبِّیْ وَقَعْتُ سَاجِدًا'

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَيَدَعُنِيْ مَاشَآءَ اللّٰهُ، ثُمَّ يُقَالَ : ارْفَعْ رَاْسَکَ وَسَلْ تُعْطَهْ، وَقُلْ يُسْمَعْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَاَرْفَعُ رَاْسِیْ، فَاَحْمَدُهٗ بِتَحْمِيْدٍ يُعَلِّمُنِيْهِ، ثُمَّ اَشْفَعُ، فَيَحُدُّلِیْ حَدًّا، فَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ، ثُمَّ اَعُوْدُ اِلَيْهِ، فَاِذَا رَءَ يْتُ رَبِّیْ فَاَقَعُ سَاجِدًا مِثْلَهٗ. ثُمَّ اَشْفَعُ فَيَحُدُّلِیْ حَدًّا، فَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ اَعُوْدُ الثَّالِثَةَ. ثُمَّ اَعُوْدُ الرَّابِعَةَ. فَاَقُوْلُ. مَا بَقِیَ فِی النَّارِ اِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْاٰنُ وَ وَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُوْدُ.

(حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

قیامت کے دن مومن اکٹھے ہوں گے اور کہیں گے ہم کسی ذریعے سے اپنے رب سے سفارش کرائیں (تو اچھا ہو) تاکہ ہمیں اس جگہ سے راحت مل جائے۔ چنانچہ وہ آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے:

آپ لوگوں کے باپ ہیں اور آپ کو اللہ نے اپنے دست قدرت سے پیدا فرمایا اور فرشتوں سے آپ کو سجدہ کرایا اور آپ کو ہر چیز کے نام سکھائے۔ اس لیے آپ ہمارے رب سے ہماری سفارش کر دیں۔ وہ فرمائیں گے: میں اس کا اہل نہیں اور وہ اپنی ایک بھول کو یاد کریں گے اور شرمائیں گے اور فرمائیں گے نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ جو اللہ کے پہلے رسول ہیں جنہیں زمین والوں کے لیے مبعوث کیا گیا ہے۔ چنانچہ لوگ نوحؑ کے پاس جائیں گے۔ وہ فرمائیں گے: میں اس کا اہل نہیں ہوں اور وہ اپنے ایک سوال کو یاد کریں گے جو انہوں نے اپنے رب سے کیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جس کا اُن کو علم نہ تھا۔ وہ شرمائیں گے اور کہیں گے تم ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ جن کو اللہ نے اپنا خلیل (دوست) بنایا۔ لوگ ابراہیم علیہ السلام کے پاس جائیں گے۔ وہ فرمائیں گے: میں اس کا اہل نہیں ہوں۔ تم موسیٰؑ کے پاس جاؤ جن سے اللہ نے کلام فرمایا اور ان کو توریت دی گئی۔ لوگ موسیٰؑ کے پاس جائیں گے تو وہ فرمائیں گے۔ میں اس کا اہل نہیں ہوں اور وہ اس شخص کو یاد کریں گے جو بغیر کسی خون کے بدلے اُن سے قتل ہو گیا تھا۔ وہ اپنے رب سے شرمائیں گے اور فرمائیں گے: تم عیسیٰؑ کے پاس جاؤ وہ اللہ کے بندے، اسکے رسول، اس کے کلمے اور روح اللہ ہیں۔ لوگ عیسیٰؑ کے پاس جائیں گے تو وہ فرمائیں گے: میں اس کا اہل نہیں ہوں۔ تم محمد ﷺ کے پاس جاؤ۔ ان کی اگلی پچھلی سب لغزشیں معاف کر دی گئیں۔

پھر لوگ میرے پاس آئیں گے۔ میں اپنے رب سے اجازت مانگوں گا۔ پھر جب میں رب العالمین کو دیکھوں گا تو سجدے میں گر جاؤں گا۔ وہ جب تک چاہے گا مجھے سجدے میں رکھے گا۔ پھر ارشاد ہوگا اپنا سر اٹھائیں، مانگیے آپ کو دیا جائے گا، کہیے بات سنی جائے گی اور سفارش کیجئے آپؐ کی سفارش قبول کی جائے گی۔

چنانچہ میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور اپنے رب سے ان الفاظ سے حمد وثنا بیان کروں گا جو وہ مجھے سکھائے گا۔ پھر میں سفارش کروں گا تو میرے لیے ایک حد مقرر کی جائے گی۔ پھر میں لوگوں کو جنت میں داخل کروں گا۔ پھر دوبارہ جاؤں گا اور اپنے رب کو دیکھتے ہی سجدے میں گر جاؤں گا۔ پھر میں سفارش کراؤں گا تو اللہ میرے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیے ایک حد مقرر کرے گا پھر تیسری اور چوتھی مرتبہ ایسا ہوگا۔ یہاں تک کہ آگ میں اس شخص کے سوا کوئی باقی نہیں رہے گا جسے قرآن کریم نے روک رکھا ہو اور اس پر دوزخ ہمیشہ کے لیے واجب ہو گئی۔)

(صحیح بخاری۔ابن ماجہ)

☆☆☆☆☆

(7) سورۃ فاتحہ کی اہمیت

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ :

قَسَمْتُ الصَّلٰوۃَ بَیْنِیْ وَ بَیْنَ عَبْدِیْ نِصْفَیْنِ، وَلِعَبْدِیْ مَاسَئَلَ فَاِذَا قَالَ الْعَبْدُ (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ) قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ : حَمِدَنِیْ عَبْدِیْ وَ اِذَا قَالَ : (اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ) قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ : اَثْنٰی عَلَیَّ عَبْدِیْ. وَ اِذَا قَالَ : (مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ) قَالَ اللّٰهُ مَجَّدَنِیْ عَبْدِیْ (وَقَالَ مَرَّةً : فَوَّضَ اِلَیَّ عَبْدِیْ) فَاِذَا قَالَ : اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ) قَالَ : هٰذَا بَیْنِیْ وَ بَیْنَ عَبْدِیْ، وَلِعَبْدِیْ مَا سَئَلَ. فَاِذَا قَالَ : (اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ) قَالَ : هٰذَا لِعَبْدِیْ، وَ لِعَبْدِیْ مَا سَئَلَ.

(حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ:

میں نے نماز (سورۃ فاتحہ) کو اپنے اور اپنے بندوں کے درمیان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آدھا آدھا تقسیم کر رکھا ہے۔ میرے بندے کو وہ ملے گا جو اس نے مانگا۔ جب بندہ کہتا ہے۔ الحمد للہ رب العالمین۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے میری تعریف کی۔ جب وہ الرحمٰن الرحیم کہتا ہے تو اللہ فرماتا ہے میرے بندے نے میری حمد و ثنا بیان کی۔ جب وہ مالک یوم الدین کہتا ہے تو اللہ فرماتا ہے کہ "میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی (اور ایک مرتبہ یہ فرمایا میرے بندے نے اپنے آپ کو میرے سپرد کر دیا)۔" پھر جب وہ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ کہتا ہے تو اللہ فرماتا ہے "یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان مشترک (Common) ہے اور میرے بندے کو وہ ملے گا جو اُس نے مانگا ہے۔" پھر جب وہ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ کہتا ہے تو اللہ فرماتا ہے کہ یہ میرے بندے کے لیے ہے اور میرے بندے کو وہ ملے گا جو اُس نے مانگا ہے۔)

(مسلم۔ موطا۔ ترمذی۔ ابن ماجہ۔ نسائی)

☆☆☆☆☆

(8) اللہ کا قرب حاصل کرنے کا بڑا ذریعہ

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ' قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَالَ :

مَنْ عَادٰى لِیْ وَلِيًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ. وَمَا تَقَرَّبَ اِلَیَّ عَبْدِیْ بِشَیْءٍ اَحَبَّ اِلَیَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ. وَمَا يَزَالُ عَبْدِیْ يَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰى اُحِبَّهٗ. فَاِذَا اَحْبَبْتُهٗ كُنْتُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سَمْعَهُ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِہٖ، وَبَصَرَهُ الَّذِیْ یُبْصِرُ بِہٖ، وَیَدَهُ الَّتِیْ یَبْطِشُ بِهَا، وَرِجْلَهُ الَّتِیْ یَمْشِیْ بِهَا، وَاِنْ سَاَلَنِیْ لَاُعْطِیَنَّهُ وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِیْ لَاُعِیْذَنَّهُ. وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَیْءٍ اَنَا فَاعِلُهُ تَرَدُّدِیْ عَنْ نَفْسِ عَبْدِیَ الْمُؤْمِنِ، یَکْرَهُ الْمَوْتَ وَاَنَا اَکْرَهُ مَسَاءَتَهُ.

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:
جو شخص میرے کسی ولی (دوست) سے دشمنی کرتا ہے میں اس سے اعلان جنگ کرتا ہوں۔ میرا کوئی بندہ صرف فرائض کے ذریعے مجھ سے زیادہ قرب حاصل نہیں کرتا بلکہ نوافل کے ذریعے قرب حاصل کرتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرتا ہوں تو میں اس کا وہ کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے۔ اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے۔ اس کے پاؤں بن جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے۔ وہ اگر مجھ سے کچھ مانگتا ہے تو میں اسے دیتا ہوں۔ وہ اگر میرے ذریعے سے کسی چیز سے پناہ مانگتا ہے تو میں اسے پناہ دیتا ہوں۔ میں جو کچھ کرتا ہوں اس کے کرنے میں مجھے اتنا تردد نہیں ہوتا جتنا مجھے اُس مومن بندے کی جان کے بارے میں تردد ہوتا ہے۔ وہ موت کو ناپسند کرتا ہے اور میں تکلیف دینے کو ناپسند کرتا ہوں۔)

(صحیح بخاری)

☆☆☆☆☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(9) ذکر الٰہی کی فضیلت

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ' قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ:
اِنَّ لِلّٰهِ مَلَآئِكَةً يَطُوْفُوْنَ فِی الطُّرُقِ يَلْتَمِسُوْنَ اَهْلَ الذِّكْرِ' فَاِذَا وَجَدُوْا قَوْمًا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ تَنَادَوا' هَلُمُّوْا اِلٰی حَاجَتِكُمْ' فَيَحُفُّوْنَهُمْ بِاَجْنِحَتِهِمْ اِلَی السَّمَآءِ الدُّنْيَا' فَيَسْاَلُهُمْ رَبُّهُمْ' وَهُوَ اَعْلَمُ: مَايَقُوْلُ عِبَادِیْ؟ قَالَ : يَقُوْلُوْنَ: يُسَبِّحُوْنَكَ وَ يُكَبِّرُوْنَكَ وَيَحْمَدُوْنَكَ وَيُمَجِّدُوْنَكَ فَيَقُوْلُ : هَلْ رَاَوْنِیْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ : لَا وَاللّٰهِ مَا رَاَوْكَ فَيَقُوْلُ : كَيْفَ لَوْ رَاَوْنِیْ؟ قَالَ : يَقُوْلُوْنَ : لَوْ رَاَوْكَ كَانُوْا اَشَدَّ لَكَ عِبَادَةً وَاَشَدَّ لَكَ تَمْجِيْدًا' وَ اَكْثَرَلَكَ تَسْبِيْحًا. فَيَقُوْلُ: فَمَاذَا يَسْاَلُوْنَ؟ قَالَ : يَقُوْلُوْنَ يَسْاَلُوْنَكَ الْجَنَّةَ' قَالَ : يَقُوْلُ : وَهَلْ رَاَوْهَا؟ قَالَ: يَقُوْلُوْنَ : لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ مَا رَاَوْهَا. قَالَ : يَقُوْلُ : فَكَيْفَ لَوْ رَاَوْهَا؟ قَالَ : يَقُوْلُوْنَ : لَوْ اَنَّهُمْ رَاَوْهَا كَانُوْا اَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصًا وَ اَشَدَّ لَهَا طَلَبًا وَ اَعْظَمَ فِيْهَا رَغْبَةً. قَالَ فَمِمَّ يَتَعَوَّذُوْنَ؟ قَالَ يَقُوْلُوْنَ. مِنَ النَّارِ. قَالَ : فَيَقُوْلُ : وَهَلْ رَاَوْهَا؟ قَالَ : يَقُوْلُوْنَ : لَا وَاللّٰهِ مَا رَاَوْهَا. فَيَقُوْلُ : كَيْفَ لَوْ رَاَوْهَا؟ قَالَ : يَقُوْلُوْنَ لَوْ رَاَوْهَا كَانُوْا اَشَدَّ مِنْهَا فِرَارًا وَ اَشَدَّ لَهَا مَخَافَةً. قَالَ. فَيَقُوْلُ : فَاُشْهِدُكُمْ اِنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ. قَالَ : يَقُوْلُ مَلَكٌ مِّنَ الْمَلَآئِكَةِ : فِيْهِمْ فُلَانٌ لَيْسَ مِنْهُمْ' اِنَّمَا جَاءَ لِحَاجَةٍ. قَالَ. هُمُ الْجُلَسَآءُ لَا يَشْقٰی بِهِمْ جَلِيْسُهُمْ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
اللہ کے کچھ فرشتے راستوں پر چلتے پھرتے ہیں اور وہ اللہ کا ذکر کرنے والوں کی تلاش میں رہتے ہیں۔ پھر جب انہیں کچھ ایسے لوگ نظر آتے ہیں جو اللہ کا ذکر کر رہے ہوتے ہیں تو ایک دوسرے کو آواز دیتے ہیں کہ 'آ جاؤ' تمہارا مقصد یہاں موجود ہے" پھر وہ فرشتے ان لوگون کو اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں۔ جب ان کا رب جو سب کچھ جانتا ہے ان فرشتوں سے پوچھتا ہے کہ میرے بندے کیا کہہ رہے تھے؟ وہ کہتے ہیں کہ آپ کی پاکیزگی' بڑائی اور حمد وثنا بیان کرتے ہیں۔
اللہ تعالیٰ دریافت کرتا ہے: کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: جی نہیں! اللہ کی قسم انہوں نے آپ کو نہیں دیکھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ بتاؤ اگر وہ مجھے دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں اگر وہ آپ کا دیدار کر لیتے تو اور زیادہ آپ کی عبادت کرتے اور زیادہ آپ کی بڑائی اور حمد وثنا کرتے اور کثرت سے تسبیح کرتے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وہ مجھ سے کیا مانگ رہے تھے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں وہ آپ سے جنت مانگ رہے تھے۔ اللہ فرماتا ہے۔ کیا انہوں نے اسے دیکھا ہے؟ وہ عرض کرتے ہیں۔ جی نہیں' اے رب تیری قسم! انہوں نے جنت نہیں دیکھی۔ اللہ فرماتا ہے کہ اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو کیا حال ہوتا؟ وہ عرض کرتے ہیں: اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو اور زیادہ اس کے خواہش مند ہوتے۔
پھر فرماتا ہے: وہ کس چیز سے پناہ مانگ رہے تھے؟ فرشتے عرض

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہیں دوزخ سے۔ اللہ پوچھتا ہے۔ کیا انہوں نے دوزخ کو دیکھا ہے؟ عرض کرتے ہیں جی نہیں' اے رب تیری قسم! انہوں نے اسے بالکل نہیں دیکھا۔ اللہ فرماتا ہے: اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا؟ عرض کرتے ہیں: اگر وہ دیکھ لیتے تو اس سے اور زیادہ دور بھاگتے اور ڈرتے۔ اللہ فرماتا ہے "اے فرشتو! میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان سب کے گناہ بخش دیے۔" ایک فرشتہ عرض کرتا ہے "ان میں فلاں شخص بھی تھا جو ان میں شامل نہ تھا بلکہ کسی اور کام سے وہاں آیا تھا۔"

اللہ فرماتا ہے:

یہ حقیقی ساتھی ہیں۔ ان کے ساتھ بیٹھنے والا بھی محروم نہیں رہ سکتا۔)

(بخاری۔ مسلم۔ ترمذی۔ نسائی)

☆☆☆☆☆

(10) قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تین قسم کے اشخاص کا مخالف ہوگا

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ' قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی:

ثَلَاثَةٌ اَنَا خَصْمُهُمْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ: رَجُلٌ اَعْطٰی بِیْ ثُمَّ غَدَرَ. وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَاَكَلَ ثَمَنَهٗ. وَرَجُلٌ اِسْتَاْجَرَ اَجِیْرًا فَاسْتَوْفٰی مِنْهُ وَلَمْ یُعْطِهٖ اَجْرَهٗ.

(حضرت ابوہریرہ رضی الہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

تین ایسے شخص ہیں کہ قیامت کے دن میں ان کا مخالف ہوں گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

25831
www.KitaboSunnat.com

ایک وہ شخص جس نے میرے نام پر کوئی عہد کیا اور پھر اسے توڑ ڈالا۔ دوسرا وہ شخص جس نے کسی آزاد کو بیچا اور اس کی قیمت کھائی اور تیسرا وہ شخص جس نے کسی شخص کو مزدوری پر رکھا' اس سے پورا کام لیا مگر اس کو اس کی مزدوری نہ دی۔)

(بخاری۔ ابن ماجہ۔ مسند احمد)

☆☆☆☆☆

(11) اللہ فرمائیگا میں بیمار ہوا' تو نے میری عیادت نہ کی

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ' قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ یَقُوْلُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ.

یَا ابْنَ اٰدَمَ' مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِیْ؟ قَالَ : یَارَبِّ' وَکَیْفَ اَعُوْدُکَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ؟ قَالَ : اَمَا عَلِمْتَ اِنَّ عَبْدِیْ فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ؟ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّکَ لَوْ عُدْتَهٗ لَوَجَدْتَنِیْ عِنْدَهٗ.

یَا ابْنَ اٰدَمَ اسْتَطْعَمْتُکَ فَلَمْ تُطْعِمْنِیْ؟ قَالَ : یَارَبِّ' وَکَیْفَ اُطْعِمُکَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ؟ قَالَ : اَمَا عَلِمْتَ اَنَّهٗ اِسْتَطْعَمَکَ عَبْدِیْ فُلَانٌ' فَلَمْ تُطْعِمْهُ؟ اَمَا عَلِمْتَ اِنَّکَ لَوْ اَطْعَمْتَهٗ لَوَجَدْتَ ذٰلِکَ عِنْدِیْ.

یَا اَبْنَ اٰدَمَ' اِسْتَسْقَیْتُکَ فَلَمْ تَسْقِنِیْ قَالَ : یَارَبِّ کَیْفَ اُسْقِیْکَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ؟ قَالَ اِسْتَسْقَاکَ عَبْدِیْ فُلَانٌ فَلَمْ تَسْقِهٖ اَمَا اِنَّکَ لَوْ سَقَیْتَهٗ لَوَجَدْتَّ ذٰلِکَ عِنْدِیْ.

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اے ابن آدم! میں بیمار ہوا لیکن تو نے میری عیادت نہ کی۔
وہ کہے گا: اے رب! میں بھلا تیری عیادت کیسے کر سکتا ہوں جبکہ تو رب العالمین ہے؟
اللہ فرمائے گا: کیا تجھے معلوم نہ تھا کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہے لیکن تو نے پھر بھی اس کی عیادت نہ کی۔ کیا تجھے معلوم نہ تھا کہ اگر تو اس کی عیادت کرتا تو مجھے (میری رضا کو) اس کے پاس پاتا۔

ارشاد ہو گا:

"اے آدم کے بیٹے! میں نے تجھ سے کھانا مانگا تھا مگر تو نے مجھے کھلایا نہیں۔"

وہ کہے گا:

"اے میرے رب میں تجھے کیسے کھلاتا تو رب العالمین ہے۔"

اللہ فرمائے گا:

"کیا تجھے معلوم نہیں کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا مانگا تھا لیکن تو نے اُسے کھانے کو نہ دیا۔ کیا تجھے معلوم نہ تھا کہ اگر تو اسے کھلا دیتا تو میرے ہاں اس کا اجر پاتا۔"

ارشاد ہو گا:

"اے آدم کے بیٹے! میں نے تجھ سے پینے کو مانگا مگر تو نے مجھے نہ پلایا۔"

وہ کہے گا:

"اے میرے رب! میں بھلا تجھے کیسے پلا سکتا جبکہ تو رب العالمین ہے۔"

اللہ فرمائے گا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تجھ سے میرے فلاں بندے نے پانی مانگا تھا لیکن تو نے اُسے نہیں پلایا۔ سن! اگر تو اسے پلا دیتا تو تجھے اس کا ثواب میری طرف سے ملتا۔

(صحیح مسلم)

☆☆☆☆☆

(12) اللہ کی خاطر باہم محبت کرنے والوں کا اجر

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ اللّٰهَ یَقُوْلُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ:
اَیْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلَالِیْ؟ اَلْیَوْمَ اُظِلُّهُمْ فِیْ ظِلِّیْ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلِّیْ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:
اللہ تعالیٰ قیامت کے روز فرمائے گا:
کہاں ہیں وہ لوگ جو میری عظمت اور میرے جلال کی وجہ سے ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے؟ آج میں ان کو اپنی (رحمت کے) سائے میں رکھوں گا جس دن میرے سائے کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہوگا۔

(بخاری۔ مسلم۔ موطا۔ ترمذی)

☆☆☆☆☆

(13) زمانے کو برا نہ کہو

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ:
یَسُبُّ بَنُوْ اٰدَمَ الدَّهْرَ، وَاَنَا الدَّهْرُ، بِیَدِیَ اللَّیْلُ وَ النَّهَارُ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

آدم کی اولاد زمانے کو گالی دیتی ہے۔ حالانکہ زمانہ تو میں ہوں' میرے قبضہ قدرت میں رات دن ہیں۔

(بخاری ومسلم)

وضاحت: یہ سمجھنا گمراہی ہے کہ اس دنیا میں نفع ونقصان' راحت و مصیبت اور خوشی وغمی کا تعلق زمانے' حالات اور ماحول کی تبدیلی سے ہے اور اللہ تعالیٰ ان کاموں میں موثر اور متصرف نہیں ہے۔

☆☆☆☆☆

(14) خودکشی کا انجام دوزخ

عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ' قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ:

كَانَ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ بِهٖ جُرْحٌ فَجَزِعَ' فَاَخَذَ سِكِّيْنًا' فَحَزَّ بِهَا يَدَهٗ' فَمَا رَقَاَ الدَّمُ حَتّٰى مَاتَ. قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:

بَادَرَنِيْ عَبْدِيْ بِنَفْسِهٖ حَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ.

حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

تم میں سے جو لوگ پہلے گزرے ہیں (غالباً بنی اسرائیل) ان میں سے ایک شخص زخمی ہوا اور واویلا کرنے لگا۔ پھر اس نے ایک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چھری لی اور اس سے اپنا زخمی ہاتھ کاٹ لیا۔ اس کا خون اس وقت تک نہ رکا جب تک اس کی جان نہ نکل گئی۔

اس پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

میرے بندے نے اپنی جان کے بارے میں مجھ سے پہل کرنا چاہی، میں نے اس کے لیے جنت حرام کر دی۔

(صحیح بخاری)

☆☆☆☆☆

(15) مصیبت پر صبر کا اجر

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ : اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ قَالَ :

اِذَا ابْتَلَیْتُ عَبْدِیْ بِحَبِیْبَتَیْہِ، فَصَبَرَ، عَوَّضْتُہُ مِنْھُمَا الْجَنَّۃَ، یُرِیْدُ عَیْنَیْہِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

میں جب اپنے بندے کو اس کی دو محبوب چیزوں (آنکھوں) کے بارے میں آزمائش میں ڈالتا ہوں اور وہ اس پر صبر کرے تو میں اس کے بدلے میں جنت عطا کر دیتا ہوں۔

(بخاری۔ ترمذی)

☆☆☆☆☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(16) حرام اور مکروہ اُمور

عَنْ مُغِیْرَةِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلّٰی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ :

اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَیْکُمْ عُقُوْقَ الْاُمَّهَاتِ، وَاُدَالْبَنَاتِ، وَمَنْعًا وَهَاتِ وَکَرِهَ لَکُمْ قِیْلَ وَقَالَ، وَکَثْرَةَ السُّؤَالِ، وَاِضَاعَةَ الْمَالِ۔

(متفق علیہ)

(حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بے شک اللہ سبحانہ نے تم پر ماؤں کی نافرمانی کرنے، بیٹیوں کو زندہ در گور کرنے، خود نہ دینے جبکہ دوسروں سے مانگنے کو حرام قرار دیا ہے۔ اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے زیادہ باتیں کرنا، زیادہ سوال کرنا اور مال کو ضائع کرنا۔)

سوال یہ ہے کہ کیا قرآن مجید میں یہی امور اسی طرح حرام قرار دیے گئے ہیں جیسے اس متفق علیہ حدیث میں بیان کئے گئے ہیں۔ اگر نہیں بیان کئے گئے اور یقیناً نہیں بیان کئے گئے تو کیا اس کے بعد اس بات میں کوئی شک باقی رہ جاتا ہے کہ حضورؐ پر قرآن کے علاوہ بھی وحی ہوتی تھی۔

(17) اللہ کی پسند اور ناپسند

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلّٰی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ......

(متفق علیہ)

(حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
اب سوال یہ ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتا ہے اور جمائی لینے کو ناپسند کرتا ہے......)
کیا اللہ تعالیٰ کی یہ پسند و ناپسند بھی ہمیں قرآن میں ملتی ہے اگر نہیں ملتی تو کیا یہ متفق علیہ حدیث اس بات کا ثبوت نہیں ہے کہ حضورؐ پر قرآن مجید کے علاوہ بھی وحی آتی تھی اور یہ کہ وحی صرف کتاب اللہ ہی میں نہیں ہے اس کے علاوہ بھی ہے۔

☆☆☆☆☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(5) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک اہم فیصلہ

آخر میں ہم صحیح مسلم میں مذکور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک اہم فیصلے کا حوالہ دیتے ہیں جس کے بارے میں حضورؐ نے فرمایا ہے کہ:

"میں تمہارے درمیان اللہ کی کتاب (وحی) کے مطابق فیصلہ کرتا ہوں۔"

حالانکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حدود کے اس مقدمے کا جو فیصلہ صادر فرمایا ہے وہ اللہ کی کتاب (قرآن) میں موجود نہیں ہے۔ مگر آپؐ نے اسے اللہ کی کتاب کا فیصلہ قرار دیا ہے جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ آپؐ پر قرآن کے علاوہ بھی وحی نازل ہوتی تھی جس کے مطابق آپؐ فیصلے فرمایا کرتے تھے ورنہ آپ اس مقدمے کے فیصلے میں یہ فرماتے کہ یہ میرا فیصلہ ہے اسے اللہ کی کتاب کا فیصلہ قرار نہ دیتے۔

وہ حدیث یہ ہے:

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَزَیْدِ ابْنِ خَالِدِ الْجُھَنِیِّ اَنَّھُمَا قَالَا اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَعْرَابِ اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ اَنْشُدُکَ اللّٰہَ اِلَّا قَضَیْتَ لِیْ بِکِتَابِ اللّٰہِ، فَقَالَ الْخَصْمُ الْاٰخَرُ وَ ھُوَ اَفْقَہُ مِنْہُ، نَعَمْ، فَاقْضِ بَیْنَنَا بِکِتَابِ اللّٰہِ فَاْذَنْ لِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، قُلْ، فَقَالَ:

اِنَّ ابْنِیْ کَانَ عَسِیْفًا عَلٰی ھٰذَا فَزَنٰی بِاِمْرَءَتِہٖ وَ اِنِّیْ اُخْبِرْتُ اِنَّ عَلَی ابْنِیَ الرَّجْمَ فَافْتَدَیْتُ مِنْہُ بِمِائَۃِ شَاۃٍ وَّ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَلِيْدَةٍ. فَسَاَلْتُ اَهْلَ الْعِلْمِ فَاَخْبَرُوْنِیْ اَنَّمَا عَلٰی ابْنِیْ جَلْدُ مِائَةٍ وَّ تَغْرِیْبُ عَامٍ وَّ اَنَّ عَلٰی امْرَءَةِ هٰذَا الرَّجْمَ.

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ :

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَاَقْضِیَنَّ بَیْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ، اَلْوَالِیْدَةُ وَ الْغَنَمُ رَدٌّ وَ عَلٰی ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَّ تَغْرِیْبُ عَامٍ. وَاغْدُ یَا اُنَیْسُ اِلٰی امْرَءَةِ هٰذَا. فَاِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا.

قَالَ فَغَدَا عَلَیْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَاَمَرَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَتْ.

(صحیح مسلم، کتاب الحدود)

(حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن خالد الجہنی دونوں سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک دیہاتی آیا اور آ کر کہنے لگا:

اے اللہ کے رسولؐ! میں آپ کو اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ آپؐ اللہ کی کتاب (وحی) کے مطابق میرا فیصلہ فرمائیں۔

اور دوسرا شخص جو پہلے سے زیادہ سمجھدار تھا کہنے لگا:

"مجھے اجازت دیجیے کہ میں واقعہ بیان کروں۔"

حضورؐ نے فرمایا: بیان کرو۔

وہ بولا:

"میرا لڑکا اس شخص کے ہاں مزدوری کرتا تھا اور اُس نے اس کی بیوی سے زنا کا ارتکاب کیا۔ مجھے بتایا گیا کہ میرے لڑکے پر رجم (سنگساری) کی سزا واجب ہے، تو اس نے اس آدمی کو ایک سو بکریاں اور ایک لونڈی فدیے کے طور پر دی۔ پھر میں نے اہل علم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لوگوں سے مسئلہ دریافت کیا تو اُنہوں نے بتایا کہ میرے لڑکے پر سو (100) کوڑوں کی سزا واجب ہے اور اس کے ساتھ ایک سال کی جلاوطنی ہو گی اور عورت پر رجم (سنگ ساری) کی سزا واجب ہے۔"

یہ سن کر حضورؐ نے فرمایا:

"قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے' میں تمہارے درمیان اللہ کی کتاب (وحی) کے مطابق فیصلہ کرتا ہوں۔ لونڈی اور بکریاں واپس کی جاتی ہیں۔ تمہارے لڑکے پر سو (100) کوڑوں کی سزا واجب ہے اور ایک سال کے لیے جلاوطنی بھی۔ اور اے اُنیسؓ (ایک صحابی کا نام ہے) تم اس عورت کے پاس جاؤ۔ اگر وہ اپنے جرم کا اقرار کر لے تو اسے رجم کر دینا۔"

پھر وہ صحابی اُس عورت کے پاس گئے تو اُس نے اپنے جرم کا اعتراف کر لیا اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے اُسے رجم (سنگ سار) کر دیا گیا)۔

اس صحیح حدیث میں حضورؐ نے جو فیصلہ دیا اُسے اللہ کی کتاب کا فیصلہ قرار دیا جبکہ قرآن میں شادی شدہ زانی کے لیے رجم یعنی سنگ ساری کی سزا کا کہیں ذکر نہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضورؐ پر قرآن کے علاوہ بھی وحی نازل ہوتی تھی اور ایسا کیوں نہ ہو آپ کا یہ ارشاد بھی تو ہے کہ:

اَلَا اِنِّیْ اُوْتِیْتُ الْقُرْاٰنَ وَمِثْلَهٗ مَعَهٗ.

(ابوداؤد۔ دارمی' ابن ماجہ۔ عن مقدام بن معدی کربؓ)

(سنو' مجھے قرآن دیا گیا ہے اور اس کے ساتھ اس جیسی اور چیز بھی دی گئی ہے)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہی وجہ ہے کہ علمائے اسلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہونے والی وحی کی دو اقسام کی ہیں ایک وحی متلو جس کی تلاوت کی جاتی ہے اور وہ قرآن ہے اور دوسری وحی غیر متلو جس کی تلاوت نہیں کی جاتی اور وہ حدیث کی شکل میں ہمارے درمیان موجود ہے اور اسی پر تمام فقہاء اسلام کا اجماع ہے۔ پھر جس طرح ہر مسلمان قرآن کی وحی (وحی متلو) کا پابند ہے اسی طرح وہ حدیث کی وحی (وحی غیر متلو) کے احکام کا پابند ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں دین حق کو سمجھنے اور اس پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین!

☆☆☆☆☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خلاصۂ کلام

گزشتہ صفحات میں ہم نے حدیث کے وحی ہونے کے تفصیلی دلائل قرآن و حدیث سے بیان کر دیے ہیں جن سے یہ حقیقت بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن مجید کے علاوہ بھی وحی نازل ہوتی تھی۔

ہم نے اِس بحث میں اُن لوگوں کے مؤقف کی غلطی اور گمراہی کو اچھی طرح بے نقاب کر دیا ہے جو اُمت مسلمہ کے اتفاق اور اجماع کے برعکس حدیث و سنت کو حجت (Authority)، ماخذ قانون (Source of Law) یا وحی (Revelation) تسلیم نہیں کرتے۔

☆☆☆☆☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماخذ ومصادر

(Bibliography)

قرآن مجید
صحیح بخاری
صحیح مسلم
سنن نسائی
سنن ابی داؤد
جامع ترمذی
سنن ابن ماجہ
سنن دارمی
مؤطا امام مالک
مسند امام احمد بن حنبل
سنن بیہقی
سنت کی آئینی حیثیت............مولانا ابوالاعلیٰ مودودی
معارف الحدیث............مولانا محمد منظور نعمانی
حدیث قدسی............محمد رفیق چودھری
حضورؐ کی اطاعت............محمد رفیق چودھری

☆☆☆☆☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مَن يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ

حضور ﷺ کی اطاعت

از پروفیسر مولانا محمد رفیق چودھری

www.kitabosunnat.com

یہ جاننے کے لیے کہ:

1۔ قرآن مجید نے حضور ﷺ کی اطاعت کرنے کی کتنی تاکید کی ہے؟

2۔ کن احادیث میں حضور ﷺ کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے؟

3۔ صحابہ کرام اور صحابیات نے حضور ﷺ کی اطاعت کیسے کی تھی؟

4۔ اطاعت رسول ﷺ کے جذبے کو بیدار کرنے کے لیے کون کون سے عملی نمونے پائے جاتے ہیں۔

ہماری کتاب

حضور ﷺ کی اطاعت

کا مطالعہ کیجئے

☆☆☆ جو خوبصورت ٹائیٹل کے ساتھ 96 صفحات پر مشتمل ہے

المکتبۃ المکتبہ قرآنیات ٥ لاہور

99-ج ماڈل ٹاؤن یوسف مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

25831

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

ادارے کی دیگر اہم کتب

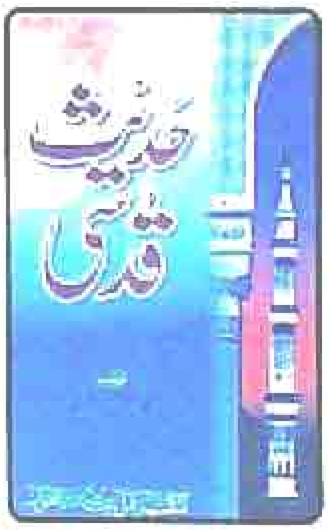

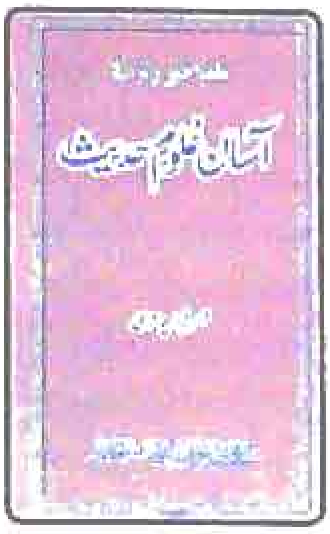

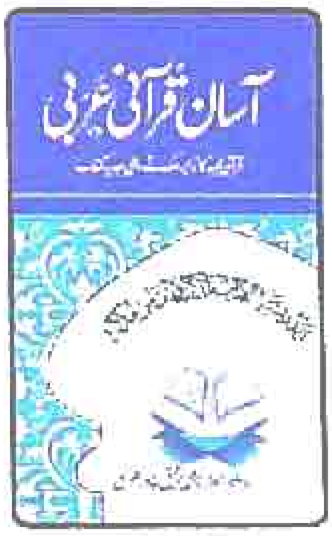

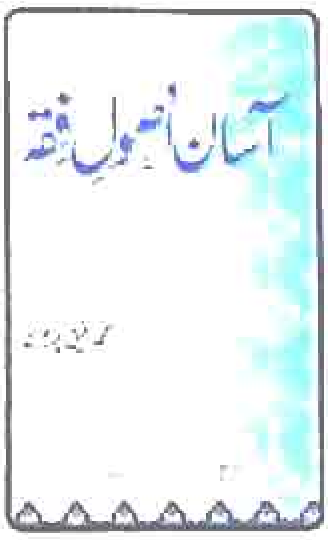

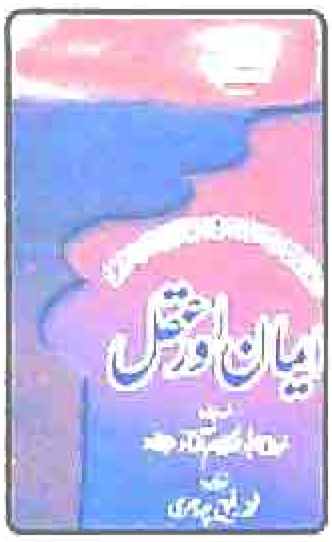

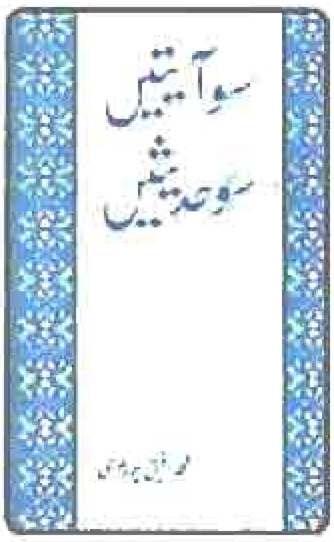

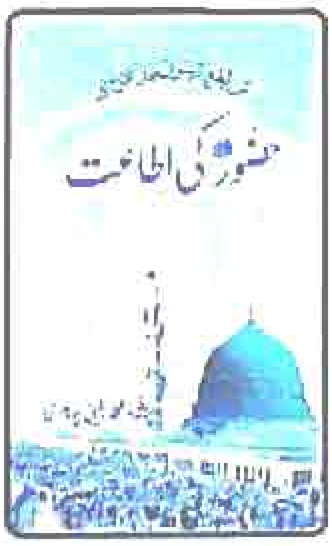

مکتبہ قرآنیات لاہور

یوسف مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور